السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص سفر میں پوری نماز پڑھے تو کیا وہ بدعت تو نہ ہوگی؟ کیونکہ نبی پاک ﷺ نے سفر میں سفری نماز ہی پڑھی ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

راجح مذہب کے مطابق سفر میں ''صَلَاۃِ قصر'' افضل ہے واجب نہیں۔ اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ نے ''صلاۃِ قصر'' کو صدقہ قرار دیا ہے۔ یہ بات معروف ہے کہ صدقہ قبول کرنا واجب نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قصر بھی واجب نہیں۔ باقی رہا رسول ا ﷺ کا سفر میں قصر پر مداومت اختیار کرنا۔ تو جمہور ائمۂ اصول کے نزدیک یہ وجوب کی دلیل نہیں۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ مثلاً: خطبۂ جمعہ رسول ا ﷺ نے ہمیشہ ارشاد فرمایا کبھی ترک نہیں کیا۔ دوسری طرف آپ ﷺ نے فرمایا ہے: کہ جس نے امام کے ساتھ نماز پائی اُس نے جمعہ پا لیا۔ یعنی فرض ادا ہوگیا، اگرچہ وہ فضیلت مَوعُودَہ سے محروم ہے۔ اسی طرح ''رکوع'' کے بعد ''رفع الیدین'' پر آپ ﷺ کی ہمیشگی کے باوجود فقہائِ محدثین عظام نے اس پر ''استحباب'' اور ''سنت مؤکدہ'' جیسے اطلاقات کیے ہیں۔ کیونکہ یہ سنن فعلیہ کی قبیل سے ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

(اِنَّ أَفعَالَہٗ بِمُجَرَّدِہَا لَاتَدُلُّ عَلَی الوُجُوبِ' (فتح الباری: ۱۰/۳۴۲'

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ:773

محدث فتویٰ